قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أربعون حديثًا في فضائل أهل البيت

اربعینِ فضائلِ اہل بیت

تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
نَضَّرَ اللهُ اِمرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ
27
سلسلة اربعينات الحديث النبوي
أربعون حديثا
فی فضائل أهل البيت
اربعینِ فضائل اہل بیت
تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی
ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری
تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ
انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: اربعینِ فضائل اہل بیت

تألیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرستِ مضامین

- تقریظ.......... 5
- اہل بیت کے فضائل کا بیان.......... 14
- اُمہات المومنین رضی اللہ عنھن کے فضائل کا بیان.......... 17
- اُمّ المومنین سیّدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان.......... 18
- ام المومنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان.......... 20
- اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان.......... 21
- ام المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان.......... 31
- اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان.......... 32
- اُمّ المومنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان.......... 33
- اُمّ المومنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان.......... 33
- اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ حبیبہ رملہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان.......... 34
- ام المومنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی بن اخطب کے فضائل کا بیان.......... 35
- اُمّ المومنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان.......... 36

- سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان 37
- سیّدہ اُمّ کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کے فضائل کا بیان 38
- سیّدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے فضائل کا بیان 39
- سیّدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان 42
- فہرست آیاتِ قرآنیہ 44
- فہرست احادیث نبویہ 45
- مراجع ومصادر 48

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحیح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث: 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔"[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔" [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناھیة : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعین للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإیمان للبیھقی : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے ''اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ'' حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے ''أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ''، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے ''أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ''، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے ''اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ''، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے ''اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ'' اور ابوالمعالی الفارسی نے ''اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ'' اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے ''اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ'' تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔"أَلَارْبَعُوْنَ فِی فضائل أهل البیت" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ الْبُيُتِ

اہل بیتؓ کے فضائل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۟ۚ﴿۳۳﴾ وَ اذْكُرْنَ مَا یُتْلٰى فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ﴿۳۴﴾﴾

(الاحزاب: 33، 34)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے گھر والو! اور تمھیں پاک کر دے، خوب پاک کرنا۔ اور تمھارے گھروں میں اللہ کی جن آیات اور دانائی کی باتوں کی تلاوت کی جاتی ہے انھیں یاد کرو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے نہایت باریک بین، پوری خبر رکھنے والا ہے۔“

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى ؕ﴾

(الشوریٰ: 23)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کہہ دے میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا

مگر رشتہ داری کی وجہ سے دوستی۔''

حدیث: 1

((عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: .... قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا، بِمَآءٍ يُدْعٰى خُمًّا، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ! فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَاُجِيبَ، وَاَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهٖ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: وَاَهْلُ بَيْتِي، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي.)) [1]

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی کی ایک جگہ ہے جسے ''خم'' کہتے ہیں (حجۃ الوداع سے واپسی پر) ایک روز رسول اللہ ﷺ وہاں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی، وعظ و نصیحت ارشاد فرمائی، پھر فرمایا: امابعد، اے لوگو! میں ایک آدمی ہوں (جسے موت آنی ہے) قریب ہے کہ اللہ کا فرستادہ (یعنی فرشتہ) میرے پاس آئے اور میں اسے لبیک کہوں۔ (یاد رکھو!) میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی تو اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت ہے اور روشنی ہے۔ اس سے احکام لینا اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ غرض آپ ﷺ نے لوگوں کو قرآن مجید پر عمل کرنے پر ابھارا اور اس کی ترغیب دلائی۔ پھر ارشاد فرمایا: دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ اپنے اہل بیت کے معاملہ میں، میں تمہیں اللہ

[1] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، من فضائل علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، رقم: 6225.

(کا خوف) یاد دلاتا ہوں۔

حدیث :2

((وَعَنْ عَائِشَةُ ، خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَیْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ ، مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ ، فَجَآءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فَاَدْخَلَهٗ ، ثُمَّ جَآءَ الْحُسَیْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ، ثُمَّ جَآءَ عَلِیٌّ فَاَدْخَلَهٗ ، ثُمَّ قَالَ: ﴿ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا﴾ (الأحزاب : 33) .))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت نکلے، آپ کے جسد اطہر پر کجاوں کے نقوش والی کالی اون کی ایک موٹی چادر تھی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے انہیں چادر کے اندر لے لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بھی اندر داخل ہو گئے، پھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو انہیں بھی اندر لے لیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انہیں بھی اندر لے لیا، پھر ارشاد فرمایا (یہ آیت پڑھی:) ''اللہ چاہتا ہے کہ (ہر قسم کی) ناشایان بات کو تم سے دور رکھے، اے گھر والو! اور تمہیں اچھی طرح سے پاک کر دے۔''

حدیث :3

((وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! لَا یُبْغِضُنَا اَهْلَ الْبَیْتِ اَحَدٌ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ .))[2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم :6261.

[2] مستدرك الحاكم : 150/3، تحقيق ابو عبد الله عبد السلام الحلوش، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم الحديث : 2488.

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے جو کوئی بھی دشمنی رکھے گا اللہ اسے آگ میں داخل فرمائے گا۔''

بَابٌ: فِيْ مَنَاقِبِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے فضائل کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤی اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ ﴾ (الاحزاب: 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھنے والا ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں، اور رشتے دار اللہ کی کتاب میں ان کا بعض، بعض پر دوسرے ایمان والوں اور ہجرت کرنے والوں سے زیادہ حق رکھنے والا ہے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کوئی نیکی کرو۔ یہ (حکم) کتاب میں ہمیشہ سے لکھا ہوا ہے۔''

حدیث: 4

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَذُرِّيَّتِهِ، وَ أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو

[1] سنن ابو داود، کتاب الصلاۃ، رقم: 982۔ السنن الکبری بیہقی، رقم: 2686.

اچھا لگے کہ وہ پورے پیمانے کے ساتھ اپنا حق لے تو اسے چاہیے کہ وہ ہمارے اہل بیت پر درود بھیجے اور کہے کہ اے اللہ! تو درود بھیج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج امہات المومنین پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت پر جیسا کہ تو نے آلِ ابراہیم پر درود بھیجا بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔“

اُمّ المومنین سیّدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان

حدیث: 5

((وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ.)) [1]

”اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کائنات میں سب سے افضل عورتیں مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد ہیں۔“

حدیث: 6

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَ مَا رَأَيْتُهَا، وَ لٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَ رُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ، ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءَ، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِیْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ: كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِی الدُّنْيَا اِمْرَأَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةَ، فَيَقُوْلُ: اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ، وَ كَانَ لِیْ مِنْهَا وَلَدٌ.)) [2]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب مناقب الأنصار، رقم: 3815، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 2430.

[2] صحيح بخاری، كتاب المناقب، باب تزويج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خديجة و وفضلها رضی اللہ عنہا، رقم: 3818.

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں تھا، لیکن نبی کریم ﷺ ان کا کثرت سے ذکر فرمایا کرتے، اگر کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے بناتے اور پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجتے۔ میں کبھی آپ سے یوں کہتی شاید خدیجہ کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہی نہیں ہے، اس پر آپ ﷺ ارشاد فرماتے: وہ ایسی صفات کی مالک تھیں، وہ ایسی تھیں، اور ان سے میری اولاد ہے۔''

حدیث: 7

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتٰی جِبْرِیلُ النَّبِیَّ ﷺ، فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَذِهِ خَدِیجَةُ قَدْ اَتَتْكَ، مَعَهَا اِنَآءٌ فِیهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ، فَاِذَا هِیَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّوَجَلَّ، وَمِنِّی، وَبَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِیهِ وَلَا نَصَبَ.)) [1]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! یہ خدیجہ ہیں، آپ کے پاس آئی ہیں، ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے، یا کھانا ہے، یا مشروب ہے، چنانچہ جب یہ آپ کے پاس آ جائیں تو انہیں ان کے رب عزوجل کی طرف سے اور میری طرف سے سلام پیش کریں، اور انہیں جنت میں ایک گھر کی خوش خبری دیں جو (موتیوں کی) لمبی چھڑیوں کا بنا ہوا ہے، نہ اس میں کوئی شور ہے اور نہ تھکاوٹ کا گزر ہے۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم: 6273.

حدیث: 8

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، أُخْتُ خَدِيجَةَ، عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ. فَغِرْتُ فَقُلْتُ: وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ، فَأَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهَا.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے اجازت طلب کی، آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت مانگنا یاد آ گیا، آپ اس بات سے اتنے خوش ہوئے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ! یہ تو ہالہ بنت خویلد ہے۔ مجھے جلن محسوس ہوئی، میں نے کہا: آپ کیا قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی عورت کو یاد کرتے رہتے ہیں، جن کا دہانہ (دانت نہ ہونے کے سبب) سرخ تھا اور (بڑھاپے کی وجہ سے) پنڈلیاں دبلی ہوگئی تھیں، زمانہ ہوا فوت ہوگئیں جب کہ اللہ نے ان کے بدلے آپ کو بہتر بیوی عطا کر دی ہے۔''

ام المومنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان

حدیث: 9

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يُقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم: 6282.

زَمْعَةَ رضی اللہ عنہا ، وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَ لَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، تَبْتَغِي بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .)) [1]

''اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ ﷺ کے ساتھ جانے کے لیے کس کے نام قرعہ نکلتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے کہ انہوں نے اپنی باری ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود حضور نبی اکرم ﷺ کی رضامندی تھی۔''

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ لَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ ﴾

(النور : 11، 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ لوگ جو بہتان لے کر آئے ہیں وہ تمہی سے ایک گروہ ہیں، اسے اپنے لیے برا مت سمجھو، بلکہ یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر آدمی کے لیے گناہ میں سے وہ ہے جو اس نے گناہ کمایا، اور ان

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الهبة و فضلها، باب هبة المرأة لغير زوجها و عتقها، رقم: 2453 و کتاب الشهادات، باب فی المشکلات، رقم: 2542، سنن ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی القسم بین النساء، رقم: 2138۔ سنن النسائی الکبری: 292/5، رقم: 8923.

میں سے جو اس کے بڑے حصے کا ذمہ دار بنا اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔
کیوں نہ جب تم نے اسے سنا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے نفسوں
میں اچھا گمان کیا اور کہا کہ یہ صریح بہتان ہے۔''

حدیث: 10

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي.)) [1]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مرضِ الموت میں میری باری طلب کرنے کے لیے پوچھتے کہ میں آج کہاں رہوں گا؟ کل میں کہاں رہوں گا؟ پھر جس دن میری باری تھی آپ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا کہ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کی روح پاکیزہ قبض کر لی اور میرے گھر میں ہی آپ ﷺ مدفون ہوئے۔''

حدیث: 11

((وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِّمَّا جَاءَهَا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ تَصَدَّقَتْ بِهٖ.)) [2]

''اور جناب عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اللہ تعالیٰ کے رزق میں سے جو بھی چیز آتی وہ اسے اپنے پاس نہ روکے رکھتیں، بلکہ اسی وقت (کھڑے کھڑے) اس کا صدقہ فرما دیتیں۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم: 2443.
[2] صحیح البخاری، کتاب المناقب، رقم: 3505.

حدیث: 12

((وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ، فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَآءَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ: وَهٰذِهٖ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا، فَعَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَهٰذِهٖ قَالَ: لَا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا، ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَهٰذِهٖ، قَالَ: نَعَمْ، فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى اَتَيَا مَنْزِلَهُ.)) [1]

''اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا، پس ایک دن اس نے نبی اکرم ﷺ کے لیے سالن بنایا، پھر آپ ﷺ کو دعوت دینے کے لیے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور یہ بھی یعنی عائشہ (بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں) تو اس نے عرض کیا: نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (میں نہیں جاؤں گا) اس شخص نے دوبارہ آپ ﷺ کو دعوت دی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بھی (یعنی عائشہ بھی) تو اس آدمی نے عرض کیا: نہیں، تو آپ ﷺ نے پھر انکار فرما دیا۔ اس شخص نے سہ بارہ آپ ﷺ کو دعوت دی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بھی، اس نے عرض کیا: جی ہاں یہ بھی، پھر دونوں (یعنی آپ ﷺ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اٹھے اور اس شخص کے گھر تشریف لے گئے۔''

حدیث: 13

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ

[1] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، رقم: 2037.

خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .)) [1]

''اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جبریل امین علیہ السلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دنیا و آخرت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔''

حدیث: 14

((وَعَنْ ذَكْوَانَ حَاجِبِ عَائِشَةَ أَنَّهُ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَسْتَأْذِنُ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ...... فَقَالَتْ: ائْذَنْ لَهُ إِنْ شِئْتَ ، قَالَ: فَأَدْخَلْتُهُ فَلَمَّا جَلَسَ ، قَالَ أَبْشِرِي ، فَقَالَتْ: أَيْضًا ، فَقَالَ: مَا بَيْنَكِ وَ بَيْنَ أَنْ تَلْقَى مُحَمَّدًا ﷺ وَالْأَحِبَّةَ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ الرُّوحُ مِنَ الْجَسَدِ ، كُنْتِ أَحَبَّ نِسَاءِ رَسُولِ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ إِلَّا طَيِّبًا ، وَسَقَطَتْ قِلَادَتُكِ لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى يُصْبِحَ فِي الْمَنْزِلِ ، وَأَصْبَحَ النَّاسُ لَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا ﴾ (النساء: 43) فَكَانَ ذَلِكَ فِي سَبَبِكِ ، وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الرُّخْصَةِ ، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَائَتَكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ جَاءَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ، فَأَصْبَحَ لَيْسَ لِلَّهِ مَسْجِدٌ

---

[1] سنن الترمذی ، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ ، باب من فضل عائشۃ ، رقم: 3880، صحیح ابن حبان: 16/6 ، رقم: 7094، مسند اسحاق بن راھویہ: 649/3، الرقم: 1237، سیر اعلام النبلاء: 1401/2 ، 141۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن'' اور ابن حبان نے ''صحیح'' کہا ہے۔

مِنْ مَسَاجِدِ اللّٰهِ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ إِلَّا يُتْلَى فِيهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا .)) [1]

''اور حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ جو کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دربان تھے، روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کی اجازت طلب کرنے کے لیے تشریف لائے ......تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو انہیں اجازت دے دو، راوی بیان کرتے ہیں پھر میں انہیں اندر لے آیا، پس جب وہ بیٹھ گئے تو عرض کرنے لگے: اے ام المومنین! آپ کو خوشخبری ہو، آپ نے جواباً فرمایا: اور تمہیں بھی خوشخبری ہو، پھر انہوں نے عرض کیا: آپ کی اور آپ کے محبوب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات میں سوائے آپ کی روح کے قفس عنصری سے پرواز کرنے کے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ازواجِ مطہرات سے بڑھ کر عزیز تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوائے پاکیزہ چیز کے کسی کو پسند نہیں فرماتے تھے، اور مقامِ ابوا والی رات آپ کے گلے کا ہار گر گیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک گھر نہ پہنچے اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صبح اس حال میں کی کہ ان کے پاس وضو کرنے کے لیے پانی نہیں تھا تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرمائی ''پس تیمّم کرو پاکیزہ مٹی کے ساتھ۔'' (النساء: ٤٣) اور یہ سارا آپ کے سبب ہوا اور یہ جو رخصت اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی شکل میں نازل فرمائی یہ بھی آپ کی بدولت نصیب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے

---

[1] مسند احمد بن حنبل: 276/1، الرقم: 2496، صحیح ابن حبان: 41/16، 42، الرقم: 7108، المعجم الکبیر: 321/10، الرقم: 10783، مسند ابو یعلی: 5765/5، الرقم: 2648۔ احمد شاکر اور ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

آپ کی براءت سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی جسے جبریل امین علیہ السلام لے کر نازل ہوئے پس اب اللہ تعالیٰ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے جس میں اس (آیت براءت) کی رات دن تلاوت نہ ہوتی ہو۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا: اے ابن عباس! بس کرو میری اور تعریف نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں کوئی بھولی بسری چیز ہوتی۔''

حدیث: 15

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا ، أَنَّهَا قَالَتْ : لَمَّا رَأَیْتُ مِنَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم طِیبَ نَفْسٍ ، قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ ، ادْعُ اللّٰهَ لِی ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ ، مَا أَسَرَّتْ وَمَا أَعْلَنَتْ ، فَضَحِکَتْ عَائِشَةُ حَتّٰی سَقَطَ رَأْسُهَا فِی حِجْرِهَا مِنَ الضِّحْكِ ، قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : أَیَسُرُّكِ دُعَائِیْ؟ فَقَالَتْ: وَمَا لِی لَا یَسُرُّنِی دُعَاؤُكَ ، فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم : وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَدُعَائِی لِأُمَّتِی فِی کُلِّ صَلَاةٍ .)) [1]

''اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشگوار حالت میں دیکھا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دُعا فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! عائشہ کے

[1] صحیح ابن حبان: 48/6، الرقم: 7111، المستدرك للحاکم: 13/4، الرقم: 6738، مصنف ابن ابی شیبة: 390/6، الرقم: 32285، مسند الفردوس: 498/1، الرقم: 2032، سیر اعلام النبلاء: 145/2، مجمع الزوائد: 243/9۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اگلے پچھلے، ظاہری و باطنی، تمام گناہ معاف فرما، یہ سن کر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اتنا ہنسیں کہ ان کا سر آپ ﷺ کی گود مبارک میں آ پڑا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میری دعا تمہیں اچھی لگی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ کی دعا مجھے اچھی نہ لگے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک ہر نماز میں میری یہ دعا میری امت کے لیے خاص ہے۔‘‘

حدیث: 16

((وَعَنْ أُمِّ ذَرَّةَ رضی اللہ عنہا وَ كَانَتْ تَغْشٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: بَعَثَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا بِمَالٍ فِىْ غَرَارَتَيْنِ ثَمَانِيْنَ أَوْ مِائَةَ أَلْفٍ فَدَعَتْ بِطَبْقٍ وَ هِىَ يَوْمَئِذٍ صَائِمَةٌ فَجَلَسَتْ تَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ فَأَمْسَتْ وَ مَا عِنْدَهَا مِنْ ذٰلِكَ دِرْهَمٌ فَلَمَّا أَمْسَتْ، قَالَتْ: يَا جَارِيَةُ، هَلُمِّىْ فِطْرِىْ، فَجَاءَتْهَا بِخُبْزٍ وَ زَيْتٍ، فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ ذَرَّةَ: أَمَا اسْتَطَعْتِ مِمَّا قَسَمْتِ الْيَوْمَ أَنْ تَشْتَرِىْ لَنَا لَحْمًا بِدِرْهَمٍ نُفْطِرُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: لَا تُعَنِّفِيْنِىْ، لَوْ كُنْتِ ذَكَّرْتِيْنِىْ لَفَعَلْتُ.)) [1]

’’اور حضرت ام ذرہ، جو کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے دو تھیلیوں میں آپ کو اسی ہزار یا ایک لاکھ کی مالیت کا مال بھیجا، آپ نے (مال رکھنے کے لیے) ایک تھال منگوایا اور آپ اس دن روزے سے تھیں، آپ وہ مال لوگوں میں تقسیم کرنے کے لیے بیٹھ گئیں، پس شام تک اس مال میں سے آپ کے پاس ایک درہم بھی نہ بچا، جب شام ہوگئی تو آپ نے فرمایا: اے لڑکی! میرے افطار کے لیے کچھ لاؤ، وہ لڑکی ایک روٹی

---

[1] حلیة الاولیاء: 47/2، الزھد لھناد: 337/1، 338، سیر اعلام النبلاء: 187/2، الطبقات الکبری: 67/8.

اور تھوڑا سا گھی لے کر حاضر ہوئی، پس ام ذرہ نے عرض کیا: کیا آپ نے جو مال آج تقسیم کیا ہے اس میں سے ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت نہیں خرید سکتی تھیں جس سے آج ہم افطار کرتے! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اب مجھے اس لہجے میں شکایت نہ کرو اگر اس وقت (جب میں مال تقسیم کر رہی تھی) تم نے مجھے یاد کرایا ہوتا تو شاید میں (تمہارے لیے) ایسا کر لیتی۔''

حدیث :17

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى. قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، فَاِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبَى، قُلْتِ: لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيمَ. قَالَتْ: قُلْتُ: اَجَلْ، وَاللّٰهِ! يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: مجھے پتہ چل جاتا ہے جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: آپ کو کہاں سے اس کا پتہ چل جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی قسم! اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں، ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم! کہا: میں نے جواب دیا: ہاں، (ایسا ہی ہے) اللہ کی قسم! (لیکن) اللہ کے رسول! میں آپ کا نام ترک کر دیتی ہوں۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم :6285.

حدیث :18

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (کی باری) کا دن ڈھونڈا کرتے تھے، اس طرح وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنا چاہتے تھے۔''

حدیث :19

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ ، يَقُوْلُ: اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ؟ اَيْنَ اَنَا غَدًا؟ اسْتِبْطَآءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي .)) [2]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بیماری کے دوران میں) دریافت کرتے، ارشاد فرماتے تھے: آج میں کہاں ہوں؟ کل میں کہاں ہوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لگتا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن آ ہی نہیں رہا۔ انہوں نے کہا: جب میری باری کا دن آیا تو اللہ نے آپ کو اس طرح اپنے پاس بلایا کہ آپ میرے سینے اور حلق کے درمیان (سر رکھے ہوئے) تھے۔''

حدیث :20

((وَعَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَى صَدْرِهَا ، وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ

[1] صحيح مسلم ، كتاب فضائل الصحابة ، رقم :6289 .

[2] صحيح مسلم ، كتاب فضائل الصحابة ، رقم :6292 .

يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ .)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ انہوں نے سنا، رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے ارشاد فرما رہے تھے، اور آپ ان کے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، اور انہوں نے کان لگا کر آپ ﷺ کی بات سنی، آپ ارشاد فرما رہے تھے: اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق (اعلیٰ) کے ساتھ ملا دے۔''

حدیث: 21

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهٗ لَنْ يَّمُوتَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَاَخَذَتْهُ بُحَّةٌ، يَقُوْلُ: ﴿مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ (النساء: 69) قَالَتْ: فَظَنَنْتُهٗ خُيِّرَ حِينَئِذٍ .)) [2]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں سنا کرتی تھی کہ ہر نبی جب فوت ہوتا ہے تو اس کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا جاتا ہے، فرماتی ہیں: تو میں نے نبی کریم ﷺ کو مرض الموت میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، اس وقت آپ کی آواز بھاری ہوگئی تھی، آپ فرما رہے تھے: ''ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین (کے ساتھ) اور یہی بہترین رفیق ہیں۔'' (النساء : 69) کہا: تو میں نے سمجھ لیا کہ اس وقت آپ کو اختیار دے دیا گیا ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6293.

[2] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6295.

حدیث :22

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهَا: اِنَّ جِبْرِیل یَقْرَأُ عَلَیْكِ السَّلَامَ ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ .)) [1]

''اورحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ان (ابوسلمہ) کو بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشادفرمایا: جبرائیل تم کوسلام کہتے ہیں۔کہا: تو میں نے (جواب میں) کہا:''وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ''اوران پر بھی سلامتی ہو،اوراللہ کی رحمت ہو!''

ام المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان

حدیث :23

((وَعَنْ أَنَسٍ ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: یَاحَفْصَةُ ، أَتَانِیْ جِبْرِیْلُ - علیہ السلام - آنِفًا فَقَالَ: رَاجِعْ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَهِیَ زَوْجَتُكَ فِی الْجَنَّةِ .)) [2]

''اورحضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: اے حفصہ! ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے ہاں آئے تھے اور مجھے کہا: بلاشبہ، وہ (حفصہ) روزے رکھنے والی، قیام کرنے والی ہیں،اوروہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم :6301.

[2] طبرانی اوسط، رقم:101، مجمع الزوائد244/9.

اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان

حدیث :24

((وَعَنْ أَبِی عُثْمَانَ: قَالَ أُنبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَام أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هٰذَا . أَوْ كَمَا قَالَ۔ قَالَ: قَالَتْ: هٰذَا دِحْيَةُ ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِيْمُ اللّٰهِ ، مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُخْبِرُ عَنْ جِبْرِيْلَ .)) [1]

''اور حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تو اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں، پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ انہوں نے عرض کیا، دحیہ رضی اللہ عنہ تھے، اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اللہ کی قسم! میں نے انہیں دحیہ قلبی ہی سمجھا تھا۔لیکن میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ بتایا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔''

حدیث :25

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ، وَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي .)) [2]

''اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے نکاح کرنے

---

[1] صحيح بخاری ، كتاب المناقب ، رقم: 3633 .

[2] صحيح مسلم ، كتاب الرضاع ، رقم:3621 .

کے بعد اُن کے پاس تین روز رُکے، پھر ارشاد فرمایا: تمہاری چاہت اور اہمیت اپنے خاوند کی نظروں میں ہرگز کم نہیں ہوئی، اگر تم چاہو تو میں تمہارے ساتھ ایک ایک ہفتہ قیام کرلوں، اور اگر میں تمہارے ساتھ ایک ہفتہ رہا تو میں اپنی تمام ازواج کے ساتھ ایک ایک ہفتہ رہوں گا۔''

اُمّ المومنین سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان

حدیث: 26

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخُرُ عَلَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ: زَوَّجَكُنَّ اَهٰلِيْكُنَّ وَزَوَّجَنِى اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰاتٍ.))

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج پہ فخر کیا کرتی تھیں، اور فرماتی کہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا ہے، اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔''

اُمّ المومنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان

حدیث: 27

((وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِىَ فِى مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحٰى، وَهِىَ جَالِسَةٌ، فَقَالَ: مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِى فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ

---

[1] صحيح بخاری، کتاب التوحيد، رقم: 7420.

اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ .)) [1]

''اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھنے کے بعد علی الصبح ہی ان کے پاس تشریف لے آئے، اور وہ اس وقت اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن چڑھے دوبارہ تشریف لے آئے اور وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت سے میں تمہیں چھوڑ کر گیا ہوں، (تب سے) تم اسی طرح بیٹھی ہو؟ سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے بعد ایسے چار کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے، اگر اس کا ان کلمات سے وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا، وہ کلمات یہ ہیں: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ'' ''حمد اور تسبیح اللہ کی ہے، اس کی مخلوق کے عدد اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔''

اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ حبیبہ رملہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان

حدیث :28

((وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى اثْنَتَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .)) [2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعآء، رقم:6913.

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: 728۔ صحیح ابن خزیمة، رقم: 1187.

''اور ام المومنین سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے لیے بارہ رکعات نفل پڑھے گا اس کے لیے ان کے بدلہ میں جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس دن کے بعد کبھی بھی یہ بارہ رکعات ترک نہیں کیں۔''

ام المومنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی بن اخطب کے فضائل کا بیان

حدیث :29

((وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: أَلَا قُلْتِ: فَكَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي، وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَأَبِي هَارُونُ وَعَمِّي مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.)) [1]

''اور سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو جبکہ میرے شوہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم، میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام، اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔''

---

[1] سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب فضل ازواج النبی ﷺ، الرقم: 3892، المستدرك للحاكم: 31/4، الرقم: 6790، المعجم الاوسط: 236/8، الرقم: 8503، المعجم الكبير: 75/24، الرقم: 196- حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اُمّ المومنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان

حدیث: 30

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْأَخَوَاتُ مُؤْمِنَاتٌ: مَيْمُوْنَةُ رضی اللہ عنہا زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، وَأُخْتُهَا أُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَأُخْتُهَا سَلْمٰى بِنْتُ الْحَارِثِ امْرَأَةُ حَمْزَةَ، وَأَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہن أُخْتُهُنَّ لِأُمِّهِنَّ.)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومنات بہنیں ہیں۔ میمونہ نبی ﷺ کی زوجہ، اس کی بہن ام الفضل بنت الحارث اور سلمی بنت الحارث حمزہ کی بیوی اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہن ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیوں کے فضائل کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵۹ ﴾ (الاحزاب: 59)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے آپ پر لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں تو انھیں تکلیف نہ پہنچائی جائے اور اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

---

[1] المستدرك للحاكم، رقم: 12178 و اللفظ له، المعجم الكبير للطبراني، رقم: 8387۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان

حدیث:31

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ اَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ رضی اللہ عنہا بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقَلَادَةٍ لَّهَا كَانَتْ لِخَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِى الْعَاصِ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً، وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِىْ لَهَا، فَقَالُوْا: نَعَمْ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ عَلَيْهِ اَوْ وَعَدَهٗ اَنْ يُخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ، وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، وَرَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: كُوْنَا بِبَطْنِ يَاْجَجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَاْتِيَا بِهَا.)) [1]

''اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مکہ مکرمہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا، تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ نے بھی (اپنے شوہر) ابو العاص بن ربیع کے فدیہ میں مال بھیجا جس میں سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار بھی تھا جو انہیں (سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے) جہیز میں ملا تھا، جب ابوالعاص سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا تو فرطِ غم سے آپ ﷺ کا دل بھر آیا، اور آپ ﷺ پر بڑی رقت طاری ہوگئی،

[1] سنن ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی فداء الاسیر بالمال: 62/3، رقم: 2692 ،مسند احمد بن حنبل 276/6، رقم: 26405، المعجم الکبیر للطبرانی: 428/22، رقم: 1050- محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

ارشاد فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو اس (سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا) کے قیدی کو چھوڑ دیا جائے اور اس کا مال اسے واپس دے دیا جائے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (ابو العاص) سے عہد و پیمان لیا کہ زینب کو آنے سے نہیں روکے گا چنانچہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری صحابی کو بھیجا کہ تم یأجج مقام پر رہنا یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس آ پہنچے۔ پس اسے ساتھ لے کر یہاں آ پہنچنا۔‘‘

سیّدہ اُمّ کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان

حدیث: 32

((وَعَنِ الزُّهْرِي قَالَ: تَزَوَّجَ عُثْمَانُ أُمَّ كَلْثُومٍ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَتُوُفِّيَتْ عِنْدَهُ وَلَمْ تَلِدْ شَيْئًا.)) [1]

’’اور امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح سیّدہ اُمّ کلثوم بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا، مگر ان سے اولاد پیدا نہیں ہوئی۔‘‘

حدیث: 33

((وَعَنْ لَيْلَى بِنْتَ قَانِفٍ الثَّقَفِيَّةَ قَالَتْ: كُنْتُ فِيمَنْ غَسَّلَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ وَفَاتِهَا، فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحِقَاءَ، ثُمَّ الدِّرْعَ، ثُمَّ الْخِمَارَ، ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ، ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخَرِ، قَالَتْ: وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا.)) [2]

---

[1] معجم كبير للطبرانى: 436/22، مجمع الزوائد: 21/9، رقم: 15241.

[2] سنن ابوداؤد، كتاب الجنائز، باب فى كفن المرأة، رقم: 3157، الإحكام: 65.

''اور سیّدہ لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو غسل دینے والیوں میں میں بھی شامل تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کفن کا سامان دیتے رہے۔ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر دی پھر کرتی دی پھر دوپٹہ دیا پھر ایک بڑی چادر مرحمت فرمائی۔ اس کے بعد ایک مزید کپڑے میں انہیں لپیٹا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کے پاس کفن لے کر کھڑے تھے اور ہمیں ایک ایک کر کے کفن کے کپڑے دے رہے تھے۔

سیّدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان

حدیث :34

((وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَا طِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ ، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِیْ .)) [1]

''اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔''

حدیث :35

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَاَیْتُ اَحَدًا قَطُّ اَصْدَقَ مِنْ فَاطِمَةَ غَیْرَ اَبِیْهَا .)) [2]

''اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے امت محمدیہ میں سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو سچ بولنے والا نہیں دیکھا۔''

---

1. صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم:3714 واللفظ له، صحیح مسلم، رقم:2449.
2. حلیة الاولیاء: 41/2، 42، مستدرك حاكم: 161/3۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حدیث :36

((وَعَنْ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ ، اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِی جَهْلٍ ، وَعِنْدَهٗ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِیِّ ﷺ ، فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهٗ: اِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ ، وَهٰذَا عَلِیٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ اَبِی جَهْلٍ . قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ فَسَمِعْتُهٗ حِينَ تَشَهَّدَ ، ثُمَّ قَالَ ((اَمَّا بَعْدُ۔ فَاِنِّی اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِی فَصَدَقَنِی ، وَاِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِّنِّی ، وَاِنَّمَا اَكْرَهُ اَنْ يَّفْتِنُوهَا ، وَاِنَّهَا ، وَاللّٰهِ ، لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ اَبَدًا . قَالَ: فَتَرَكَ عَلِیٌّ الْخِطْبَةَ .)) [1]

''اور حضرت علی بن حسین (زین العابدین) نے خبر دی کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کے لیے نکاح کا پیغام دیا، جب کہ نبی کریم ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں، تو جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ سے عرض کیا: آپ کی قوم (بنو ہاشم) کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں آتا، اور یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں جو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: تو آپ ﷺ (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے، جب آپ نے شہادت کے الفاظ ادا کیے تو میں نے سنا، پھر آپ نے فرمایا: اس کے بعد! میں نے ابو العاص بن ربیع کو رشتہ دیا

[1] صحیح مسلم ، کتاب فضائل الصحابة ، رقم : 6310 .

تو اس نے میرے ساتھ بات کی تو سچی بات کی، بے شک فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا میرا جگر گوشہ ہے۔ مجھے یہ بہت برا لگتا ہے کہ لوگ اسے آزمائش میں ڈالیں، اور بات یہ ہے کہ اللہ کی قسم! اللہ کی رسول کی بیٹی اور اللہ کی دشمن کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہوں گی۔'' (حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔''

حدیث: 37

((وَعَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهٗ فَسَارَّهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ: مَا هٰذَا الَّذِى سَارَّكِ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَيْتِ، ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ؟ قَالَتْ: سَارَّنِى فَاَخْبَرَنِى بِمَوْتِهٖ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِى فَاَخْبَرَنِى اَنِّى اَوَّلُ مَنْ يَّتْبَعُهٗ مِنْ اَهْلِهٖ، فَضَحِكْتُ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کو راز داری سے (سرگوشی کرتے ہوئے) کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے پھر ان کو راز داری سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: یہ کیا بات تھی، جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو راز داری سے کہی اور آپ رو پڑیں، پھر دوبارہ راز داری سے بات کی تو آپ ہنس دیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ نے میرے کان میں بات کی اور اپنی موت کی خبر دی تو میں رو پڑی، پھر دوسری بات میرے کان میں بات کی اور مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سے پہلی میں ہوں گی جو ان سے جا ملوں گی تو

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6312.

میں ہنس دی۔''

سیّدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ ﴾

(آل عمران : 61)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تو آپ کہہ دیں: آؤ ہم اور تم اپنے اپنے بیٹوں کو اور اپنی اپنی عورتوں کو بلا لیں اور خود بھی (حاضر ہوں) پھر گڑ گڑا کر اللہ سے دعا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔''

حدیث :38

((وَعَنْ اِیَاسٍ عَنْ اَبِیهِ قَالَ: لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ، بَغْلَتَهُ الشَّهْبَآءَ، حَتّٰی اَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِیِّ ﷺ، هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ.)) [1]

''اور حضرت ایاس نے اپنے والد گرامی سے حدیث بیان کی کہ میں نبی کریم ﷺ اور حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو آپ کے سفید خچر پر بٹھا کر اس کی باگ پکڑ کر چلا، یہاں تک کہ انہیں نبی کریم ﷺ کے گھر میں لے گیا۔ یہ (ایک بچہ) آپ کے آگے بیٹھ گیا اور دوسرا بچہ آپ کے پیچھے بیٹھ گیا۔''

حدیث :39

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ هُمَا

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم :6260.

رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا .)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔''

حدیث :40

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رضی اللہ عنہما سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ .)) [2]

''اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔

حدیث :41

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ لِحَسَنٍ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحْبِبْ مَنْ يُّحِبُّهٗ .)) [3]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو (بھی) اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے، اس سے (بھی) محبت فرما۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[1] صحيح البخاری، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين رضی اللہ عنہما، رقم: 3753.

[2] سنن الترمذی، باب مناقب أبی محمد الحسن والحسين بن علی رضی اللہ عنہما :2965/3.

[3] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم :6256.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

نمبر شمار	طرف الآیۃ	صفحہ نمبر
1:	وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ	14
2:	قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ	14
3:	اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ	16
4:	اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ	17
5:	اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْکُمْ	21
6:	فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا	24
7:	مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ	30
8:	یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ	36
9:	فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَکُمْ	42

فہرست احادیثِ نبویہ

نمبر شمار	طرف الحدیث	صفحہ نمبر
1:	قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا	15
2:	خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ..................................	16
3:	وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا يُبْغِضُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ	16
4:	مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى	17
5:	خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَيْرُ نِسَائِهَا	18
6:	مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَ مَا رَأَيْتُهَا..................................	18
7:	يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذِهٖ خَدِيجَةُ قَدْ اَتَتْكَ..................................	19
8:	فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ	20
9:	اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ..................................	20
10:	لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهٖ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ	22
11:	لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِّمَّا جَاءَ هَا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ..................................	22
12:	فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ..................................	23
13:	أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ	23
14:	ائْذَنْ لَهٗ إِنْ شِئْتَ ، قَالَ: فَأَدْخَلْتُهٗ فَلَمَّا جَلَسَ	24

15: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ.......... 26
16: بَعَثَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا بِمَالٍ فِىْ غَرَارَتَيْنِ 27
17: اِنِّى لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّى رَاضِيَةً.......... 28
18: اَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ 29
19: اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ؟ اَيْنَ اَنَا غَدًا.......... 29
20: يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَى صَدْرِهَا.......... 29
21: كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهٗ لَنْ يَّمُوتَ نَبِىٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ 30
22: اِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ 31
23: رَاجِعْ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَهِىَ 31
24: أُنبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيْلَ علیہ السلام أَتَى النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ 32
25: لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.......... 32
26: زَوَّجَكُنَّ اَهَالِيكُنَّ وَزَوَّجَنِى اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ 33
27: خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ.......... 33
28: مَنْ صَلَّى اثْنَتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِى يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ 34
29: وَقَدْ بَلَغَنِى عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ.......... 35
30: اَلْأَخَوَاتُ مُؤْمِنَاتٌ: مَيْمُوْنَةُ رضی اللہ عنہا زَوْجُ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم 36
31: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِىْ فِدَاءِ اَسْرَاهُمْ 37
32: تَزَوَّجَ عُثْمَانُ أُمَّ كَلْثُوْمٍ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم 38
33: كُنْتُ فِيمَنْ غَسَّلَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم 38

34: قَالَ: فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّی ، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِی 39
35: مَا رَاَیْتُ اَحَدًا قَطُّ اَصْدَقَ مِنْ فَاطِمَةَ غَیْرَ اَبِیْهَا 39
36: اِنَّ قَوْمَكَ یَتَحَدَّثُونَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ 40
37: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهٗ فَسَارَّهَا 41
38: لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ 42
39: هُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا 42
40: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رضی اللہ عنہما سَیِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ 43
39: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحْبِبْ مَنْ یُّحِبُّهٗ 43

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحیح المسند، للإمام محمد بن إسماعیل البخاری، ومعه فتح الباری، المکتبة السلفیة، دارالفکر، بیروت.

3: الجامع الصحیح للإمام محمد بن عیسی الترمذی، تحقیق: الشیخ أحمد شاکر، مطبعة مصطفی البابی الجلبی، القاھرة، 1398ھـ.

4: السنن لأبی داود سلیمان بن الأشعث السجستانی (ت 275ھـ)، دار إحیاء السنة النبویة، القاھرة.

5: السنن لعبد اللّٰہ محمد بن یزید القزوینی، ابن ماجه (ت 273ھـ)، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعة الحلبی، القاھرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المکتب الإسلامی، بیروت، 1398ھـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب النسائی (ت 303ھـ)، مکتبة المعارف للنشر والتوزیع، الریاض.

8: سلسلة الأحادیث الصحیحة للألبانی، طبعة مکتبة المعارف، الریاض.

9: صحیح الجامع الصغیر للألبانی، طبعة المکتب الإسلامی.

10: صحیح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحیاء التراث، بیروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدین الھیثمی، منشورات دار الکتاب العربی، بیروت، 1402ھـ.

12: مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، تحقیق نزار تمیم وھیثم نزار تمیم، طبعة شرکة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بیروت.